روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل یکم مارچ 2016ء 21 جمادی الاول 1437 ہجری یکم امان 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 50

مظلوم کی دعا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

تین دعائیں بلاشک قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور باپ کی بیٹے کے لئے دعا۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب دعوۃ المسافر)

مومن کی گفتگو با مقصد ہو، لغویات سے پرہیز کرے۔ قصوروار اگر سچے دل سے توبہ کرتے ہوئے معافی مانگے تو اس سے صرف نظر کا سلوک کرنا چاہئے

سچی دوستی اللہ سے ہونی چاہئے اور اس کی راہ میں مال، جان اور وقت کی قربانی کیلئے تیار رہنا چاہئے

ہر احمدی خاص طور پر ہر مربی کو جغرافیہ، تاریخ، حساب، طب، آداب گفتگو سے اتنی واقفیت ضرور ہونی چاہئے جتنی عرف عام میں ضرورت ہوتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 26 فروری 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 فروری 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو حسب معمول مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ دنیا میں بہت سی باتیں بہت سے لوگ لغو اور بلاوجہ کرتے ہیں، بعض لوگ مذاق میں کسی کو کوئی لغو بات کہہ دیتے ہیں جس سے جھگڑے اور مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ ایسی باتیں مجلسوں میں کی جاتی ہیں جو بے فائدہ ہوتی ہیں اور بعض ایسی طنزیہ باتیں بھی ہو جاتی ہیں جس سے دوسروں کو تکلیف بھی پہنچتی ہے۔ لغو کے لغوی معانی فضول اور بے فائدہ گفتگو یا بغیر سوچے سمجھے بولنے کے ہیں، ناکارہ اور بے وقوفوں والی باتیں کرنے کے ہیں۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے مومنوں کو ایسی باتیں کرنے سے روکا ہے جو لغو ہیں۔ مومن کی علامت یہ بتائی گئی ہے کہ جب وہ کوئی لغو دیکھتا ہے تو اس کے پاس سے گزر جاتا ہے۔ پس مومن کے لئے شرط ہے کہ اس کی گفتگو ہمیشہ با مقصد ہو اور ہر قسم کی لغویات سے پرہیز ہو۔ حضور انور نے اس کی بعض مثالیں بیان فرمائیں اور فرمایا کہ ایک مومن کو اپنے رویوں اور سلوک سے، دوسروں کے کام آنے سے، دوسروں پر احسان کرنے سے اپنی قدر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کسی احمدی کا نیک تعارف صرف اس کی ذات تک محدود نہیں رہتا بلکہ جماعت کی نیک نامی کا باعث ہوتا ہے اور اس طرح دعوت الی اللہ کے راستے بھی کھلتے ہیں۔ حضور نے حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ واقعات اور نصائح بیان فرمائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کے ہر مربی کو چاہئے کہ وہ جغرافیہ، تاریخ، حساب، طب، آداب گفتگو، آداب مجلس وغیرہ علوم کی اتنی واقفیت ضرور رکھتا ہو جتنی مجلس شرفاء میں شامل ہونے کے لئے ضروری ہے۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے تھوڑی سی محنت سے یہ بات حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے ہر علم کی ابتدائی کتابیں پڑھ لینی چاہئیں۔ فرمایا کہ اس کے علاوہ بھی آج کل ہمارے مربیان سے حالات حاضرہ کے متعلق سوال کئے جاتے ہیں اس لئے حالات حاضرہ کے متعلق اور جس مجلس میں جائیں اس کی واقفیت ضرور حاصل کر کے جانا چاہئے۔

حضور انور نے ایک مثال بیان کر کے فرمایا جو شخص کسی غلطی کا ارتکاب کرتا ہے۔ جب وہ غلطی کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور جاتا ہے، اس کے آگے جھکتا ہے اور اپنے قصور کا اعتراف کرتے ہوئے ندامت کا اظہار کرتا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اور پہلے سے زیادہ اس پر رحم کرتا ہے۔ پس ایک مومن کو بھی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپناتے ہوئے جہاں بھی دیکھیں کہ اپنے وہ بھائی جنہوں نے قصور کئے ہوئے ہیں، اگر وہ سچے دل سے معافی مانگنے آتے ہیں، قصوروں کا اعتراف کرتے ہیں تو ان سے صرف نظر کرنی چاہئے۔ اس کے ساتھ ہی ان کیلئے دعا بھی کرنی چاہئے اور جو نہیں معافی مانگ رہے ان کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بھی اور ہماری بھی غلطیوں کو معاف فرمائے اور ہم سے صرف نظر کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ انسان کا کردار ہر حالت میں مضبوط ہونا چاہئے۔ ایک واقعہ بیان کر کے حضور انور نے اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق قائم کرنے اور تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ پس بندے کو اللہ تعالیٰ سے دوستی کرنی چاہئے اس سے محبت کرنی چاہئے، ترقی کی راہ یہی ہے کہ انسان اپنے آپ کو خدا کے ہاتھ میں دے دے اور جس طرف وہ لے جانا چاہے اس طرف چلتا جائے۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود ایک سچے مومن کی مثال سچے دوست سے دیتے تھے۔ ایک واقعہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ انسان سے بڑھ کر سچی دوستی اللہ تعالیٰ سے قائم کرنی چاہئے کہ وہ اپنی جان، مال اور اپنی ہر چیز کی قربانی کے لئے تیار رہے۔ اصل تعلق یہ ہے کہ عسر اور یسر دونوں حالتوں میں استوار رہے اور اس میں کوئی فرق نہ آئے۔ پس وہ لوگ جو نمازوں کے حق ادا نہیں کرتے انہیں اپنے جائزے لینے چاہئیں اور جو لوگ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا نہیں کرتے انہیں اپنے جائزے لینے چاہئیں۔ فرمایا کہ جو لوگ اپنے ملکوں میں تنگیوں کے باعث احمدیت کی وجہ سے یہاں یورپ میں آئے ہیں انہیں زیادہ سے زیادہ جماعت کی خدمت کے لئے آگے آنا چاہئے لیکن وہ اسے بھول جاتے ہیں اور بعض دفعہ اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگ نہ اچھے عابد ہیں اور نہ سچے وفادار ہیں۔ وفا تو تنگی اور آسائش دونوں حالتوں میں اعلیٰ معیار کی ہونی چاہئے۔ فرمایا کہ اگر ہم نے حضرت مسیح موعود سے عہد بیعت اس لئے کیا ہے کہ ہم آپ کے کام میں آپ کے مددگار بنیں گے تو پھر ہمیں اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے آنا چاہئے، اپنی محبت کے اظہار کرنے چاہئیں، اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنی چاہئیں، اپنی وفاؤں کے معیار اونچے کرنے چاہئیں اور اسی طرح ہر قربانی کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور کا اجتماع وقف نو سے خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا واقفین نو کے اجتماع سے خطاب ایم ٹی اے پر پاکستانی اوقات کے مطابق درج ذیل شیڈیول کے مطابق نشر ہوگا۔ احباب استفادہ کریں۔

یکم مارچ	8:20pm, 12:00pm
2 مارچ	6:25am،2:20am
	8:15pm,11:45am
3 مارچ	6:30am,1:35am

ایمان کے فائدہ کیلئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1937ء کے جلسہ سالانہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ
"میں اخبار کے فائدے کے لئے نہیں بلکہ آپ لوگوں کے ایمانوں اور آپ کے ہمسایوں کے ایمانوں کے فائدے کے لئے کہہ رہا ہوں آپ لوگ اخبارات خریدیں۔"

جس بات کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فائدہ مند بیان فرما رہے ہیں۔ یقیناً یقیناً ہمارے اور ہماری نسلوں کے ایمانوں کیلئے فائدہ مند ہے۔ پس آپ آج ہی الفضل کو جاری کروا کر فائدہ اٹھائیے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

نماز جنازہ

مکرم عبدالسمیع حامی صاحب ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم میاں محمد رفیع ناصر صاحب آف ناصر دواخانہ گولبازار مورخہ 26 فروری 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ یکم مارچ 2016ء کو بعد از نماز مغرب بیت المبارک میں ادا کی جائے گی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

خطبہ جمعہ

دین حق میں کسی غلط حرکت کرنے والے، نقصان پہنچانے والے سے چاہے وہ چھوٹی سطح پر نقصان پہنچانے والا ہو یا بڑے پیمانے پر نقصان پہنچانے والا ہو یا دشمن ہو ہر ایک سے ایسا سلوک کرنے کی تعلیم ہے جو اس کی اصلاح کا پہلو لئے ہوئے ہو۔ دین حق میں سزا کا تصور ضرور ہے لیکن ساتھ معافی اور درگزر کا بھی حکم ہے

کسی مجرم کو سزا دینے کا اصل مقصد اصلاح ہے اور اخلاقی بہتری ہے۔ پس اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے صرف سزا پر زور نہ دو بلکہ اصلاح پر زور دو۔ اگر تو سمجھتے ہو کہ معاف کرنے سے اصلاح ہوگی تو معاف کر دو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے عفو اور درگزر کی بعض درخشندہ مثالیں

آجکل جو لوگ انسانی حقوق کے علمبردار بنے پھرتے ہیں وہ ایک طرف چلے گئے۔ کسی کا کتنا ہی بڑا قصور ہو انسانی ہمدردی کے نام پر مجرموں کو بھی اتنی شہ دی جاتی ہے کہ بہت سے جو مجرم ہیں ان میں جرموں کا احساس ہی مٹ گیا ہے

یا پھر دوسری انتہا نظر آتی ہے کہ جن ممالک کے سربراہان کے خلاف مقامی لوگوں نے تحریک چلائی اور انہیں ان کے تخت سے اتار دیا اور پھر بجائے اس کے کہ اگر وہ سزاوار ہیں تو ان پر مقدمہ چلا کر ان کی جو بھی سزا بنتی ہے انہیں دی جائے۔ انہیں مقامی لوگوں کی مدد کرتے ہوئے ظالمانہ طور پر مارا گیا اور یہ مقامی لوگ جب اپنے ان لیڈروں پر ظلم کرتے ہیں تو پیچھے بعض طاقتوں کی شہ ہوتی ہے جس پر یہ سب کچھ کیا جا رہا ہوتا ہے

سزا اور معافی کے غیر منصفانہ عمل نے مجرموں کو پیدا کرنے میں ایک کردار ادا کیا ہوا ہے۔ اگر معافیاں مجرموں کو دلیر کر رہی ہیں تو پھر سزاؤں کی ضرورت ہے نہ کہ معافیوں کی۔ دین حق کہتا ہے کہ جب تم ایک دفعہ معاف کر دو تو پھر کینوں اور بغضوں کو بھی دل سے نکال دو

خدا اس شخص سے راضی ہوتا ہے جس کی نیت نیک ہے اور اس کے فعل اور کام کا مقصد اصلاح ہے۔ دیوث شخص کے معاف کرنے سے خدا راضی نہیں ہوگا۔ نہ اس سے راضی ہوتا ہے جو انتقام کی نیت رکھتا ہو۔ یہ دونوں چیزیں سامنے ہونی چاہئیں۔ نہ اتنی نرمی ہو کہ بالکل بے غیرت ہو جائے اس سے بھی اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا اور نہ انتقام کی نیت ہو۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتی ہے۔ پس ہر دو حدود کو سامنے رکھتے ہوئے معافی اور سزا کے فیصلے کرنے چاہئیں۔ اس بارے میں جماعتی عہدیداروں اور نظام کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے

دین حق کہتا ہے کہ ایسے قانون نہ بناؤ، ایسے فیصلے نہ کرو جن سے بے چینیاں پیدا ہوں بلکہ وہ فیصلے کرو جو بہتر ہوں معاشرے کے لئے بہتر ہوں، اس شخص کے لئے بہتر ہوں۔ اور ایسے فیصلے جو ہوں گے پھر اس سے خدا تعالیٰ بھی راضی ہوگا

عفو اور درگزر اگر بلاوجہ ہو تو نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اور انسان کے اندر بے قیدی پیدا ہو جاتی ہے۔ اپنی حدود سے باہر نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ نظام قائم نہیں رہتا۔ پس جن کو اصلاح کے لئے سزا ملتی ہے وہ بجائے ڈھٹائی دکھانے کے اس بات کی طرف زیادہ توجہ دیں کہ ہم نے اپنی اصلاح کس طرح کرنی ہے۔ اس کے لئے استغفار کریں اور اپنی اصلاح کریں

مکرم بلال محمود صاحب ولد مکرم ممتاز احمد صاحب آف ربوہ کی وفات۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22 جنوری 2016ء بمطابق 22 صلح 1395 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ الشوریٰ آیت 41 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اور بدی کا بدلہ کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے۔ پس جو کوئی معاف کرے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

(دین حق) میں کسی غلط حرکت کرنے والے، نقصان پہنچانے والے سے چاہے وہ چھوٹی سطح پر نقصان پہنچانے والا ہو یا بڑے پیمانے پر نقصان پہنچانے والا ہو یا دشمن ہو ہر ایک سے ایسا سلوک کرنے کی تعلیم ہے جو اس کی اصلاح کا پہلو لئے ہوئے ہو۔ (دین حق) میں سزا کا تصور ضرور ہے لیکن ساتھ معافی اور درگزر کا بھی حکم ہے۔

اس آیت میں بھی جیسا کہ آپ نے سنا یہی حکم ہے کہ بدی اور برائی کرنے والے کو سزا دو لیکن اس سزا کے پیچھے بھی یہ محرک ہونا چاہئے کہ اس سزا سے بدی کرنے والے یا نقصان پہنچانے والے اور جرم کرنے والے کی اصلاح ہو۔ پس جب اصلاح مقصد ہے تو پھر سزا دینے سے پہلے یہ سوچو کہ کیا سزا سے یہ مقصد حل ہو جاتا ہے۔ اگر سوچنے کے بعد بھی، مجرم کی حالت دیکھنے کے بعد بھی اس طرف توجہ پھرتی ہے کہ اس مجرم کی اصلاح تو معاف کرنے سے ہو سکتی ہے تو پھر معاف کر دو یا اگر سزا دینے سے ہو سکتی ہے تو سزا دو اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ معاف کرنا بھی تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہترین اجر کا وارث بنائے گا۔ آخر پر اِنَّہٗ لَا ...... کہہ کر یہ بھی واضح کر دیا کہ اگر سزا میں حد سے بڑھنے کی کوشش کرو گے تو ظالموں میں شمار ہو گے۔ بہرحال یہ بنیادی قانون اور اصول سزا اور اصلاح کا قرآن شریف میں پیش ہوا ہے جو ہماری انفرادی زندگی کے معاملات پر بھی حاوی ہے اور حکومتی معاملات میں بھی بلکہ بین الاقوامی معاملات میں، معاشرے کی اصلاح کے لئے بھی یہ بنیاد ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کسی مجرم کو سزا دینے کا اصل مقصد اصلاح ہے اور اخلاقی بہتری ہے۔ پس (دین حق) کہتا ہے کہ اس

بات کو سامنے رکھتے ہوئے صرف سزا پر زور نہ دو بلکہ اصلاح پر زور دو۔ اگر تو سمجھتے ہو کہ معاف کرنے سے اصلاح ہوگی تو معاف کردو۔ اگر حالات وواقعات یہ کہتے ہیں کہ سزا دینے سے اصلاح ہوگی تو سزا دو۔ لیکن سزا میں اس بات کا بہرحال خاص طور پر خیال رکھنا ہوگا کہ سزا جرم کی مناسبت سے ہو وگرنہ اگر جرم سے زیادہ سزا ہے تو یہ ظلم اور زیادتی ہے اور ظلم اور زیادتی کو خدا تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

پس (دین حق) میں پہلے مذاہب کی طرح افراط اور تفریط نہیں ہے۔ اس کے اعلیٰ ترین نمونے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتے ہیں۔ جب آپؐ نے دیکھا کہ مجرم کی اصلاح ہوگئی ہے تو اپنے انتہائی ظالم دشمن کو بھی معاف فرمادیا۔ آپؐ پر، آپؐ کی اولاد پر، آپؐ کے صحابہ پر کیا کیا ظلم نہیں ہوئے لیکن جب دشمن معافی کا طالب ہوا اور خدا اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق زندگی گزارنے کا عہد کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کچھ بھول کر معاف فرمادیا۔

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینبؓ پر مکہ سے ہجرت کے وقت ایک ظالم شخص ھبار بن اسود نے نیزہ سے قاتلانہ حملہ کیا۔ وہ اس وقت حاملہ تھیں۔ اس حملے کی وجہ سے آپ کو زخم بھی آئے اور آپ کا حمل بھی ضائع ہوگیا۔ آخر کار یہ زخم آپ کے لئے جان لیوا ثابت ہوئے۔ اس جرم کی وجہ سے اس شخص کے خلاف قتل کا فیصلہ دیا گیا۔ فتح مکہ کے موقع پر یہ شخص بھاگ کر کہیں چلا گیا۔ لیکن بعد میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس مدینہ تشریف لے آئے تو ھبار مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں آپ سے ڈر کر فرار ہوگیا تھا۔ جرم میرے بہت بڑے بڑے ہیں۔ میرے قتل کی سزا آپ دے چکے ہیں۔ لیکن آپ کے عفو اور رحم کے حالات پتا چلے تو یہ چیز مجھے آپ کے پاس لے آئی ہے۔ مجھ میں اتنی جرأت پیدا ہوگئی کہ باوجود اس کے کہ مجھ پر سزا کی حد لگ چکی ہے لیکن آپ کا عفو، معاف کرنا اتنا وسیع ہے کہ اس نے مجھ میں جرأت پیدا کی اور میں حاضر ہوگیا۔ کہنے لگا کہ اے اللہ کے نبی ہم جاہلیت اور شرک میں ڈوبے ہوئے تھے۔ خدا نے ہماری قوم کو آپ کے ذریعہ سے ہدایت دی اور ہلاکت سے بچایا۔ میں اپنی زیادتیوں اور جرموں کا اعتراف کرتا ہوں۔ میری جہالت سے صرفِ نظر فرمائیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے اس قاتل کو بھی معاف فرمادیا اور فرمایا جا ھبار اللہ کا تجھ پر احسان ہے کہ اس نے تجھے اسلام قبول کرنے کی توفیق دی اور سچی توبہ کرنے کی توفیق دی۔

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد 22صفحہ 431 مسند النساء ذکر سن زینب...... حدیث 1051 والسیرۃ الحلبیة جلد 3صفحہ132-131 ذکر مغازیہ ﷺ فتح مکة ...... دارالکتب العلمیة بیروت 2002)

اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک شاعر کعب بن زہیر تھا جو مسلمان خواتین کے بارے میں بڑے گندے اشعار کہا کرتا تھا اور ان کی عصمت پر حملے کیا کرتا تھا۔ اس کی بھی سزا کا حکم جاری ہوچکا تھا۔ جب مکہ فتح ہوا تو کعب کے بھائی نے اسے لکھا کہ مکہ فتح ہوچکا ہے بہتر ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی مانگ لو۔ چنانچہ وہ مدینے آکر اپنے ایک جاننے والے کے ہاں ٹھہرا اور فجر کی نماز مسجد نبوی میں جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی اور پھر اپنا تعارف کرائے بغیر کہا کہ یا رسول اللہ کعب بن زہیر تائب ہوکر آیا ہے اور معافی چاہتا ہے۔ اگر اجازت ہو تو اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ آپؐ کیونکہ اس کی شکل سے واقف نہیں تھے۔ اسے جانتے نہیں تھے یا ہوسکتا ہے اس وقت کپڑا اوڑھا ہو اور باقی صحابہ نے بھی نہ پہچانا ہو۔ بہرحال وہاں کسی نے اسے پہچانا نہیں۔ اس لئے آپ نے فرمایا ہاں آجائے تو اس نے کہا کہ میں ہی کعب بن زہیر ہوں۔ اس پر ایک انصاری اٹھے اور اسے قتل کرنے لگے کیونکہ اس کے جرموں کی وجہ سے اس پر بھی قتل کی حد لگ چکی تھی۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال شفقت فرماتے ہوئے فرمایا کہ اب اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ معافی کا خواستگار ہوکر آیا ہے۔ پھر اس نے ایک قصیدہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک خوبصورت چادر انعام کے طور پر اسے دے دی۔

پس یہ دشمن جس کی سزا کا حکم جاری ہوچکا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار سے نہ صرف جان بخشوا کر گیا بلکہ انعام لے کر بھی لوٹا۔ تو اس طرح کے اور بہت سارے واقعات ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ملتے ہیں۔ جب آپ نے اصلاح کے بعد اپنے ذاتی دشمنوں کو بھی معاف فرمایا۔ اپنے قریبی رشتہ داروں کے دشمنوں کو بھی معاف فرمایا اور اسلام کے دشمنوں کو بھی معاف فرمایا۔ لیکن جہاں اصلاح کے لئے سزا کی ضرورت تھی، اگر سزا کی ضرورت پڑی تو آپؐ نے سزا بھی دی۔ تو اس اہم حکم کی اہمیت کے پیشِ نظر اصل مقصد یہ ہے کہ تم نے اصلاح کرنی ہے نہ کہ انتقام لینا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے سورۃ شوریٰ کی اس 41ویں آیت کی اپنی کتب اور ارشادات میں کئی جگہ وضاحت فرمائی ہے۔ آپ کی تقریباً 13 کتب میں اس کے حوالے نظر آتے ہیں یا شاید اس سے بھی زیادہ ہوں اور ان میں اکیس بائیس جگہ پر مختلف جگہوں پر اس حوالے سے آپ نے بات کی ہے۔ اسی طرح اپنی مجالس میں بھی کئی جگہ اس کا ذکر فرمایا۔ (-) میں آپ نے سزا اور معافی کا فلسفہ اور روح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

''بدی کی جزا اسی قدر بدی ہے جو کی گئی ہو'' (اس آیت کی روشنی میں) ''لیکن جو شخص گناہ کو بخش دے اور ایسے موقعہ پر بخشے کہ اس سے کوئی اصلاح ہوتی ہو۔ کوئی شر پیدا نہ ہوتا ہو۔ یعنی عین عفو کے محل پر ہو۔ نہ غیر محل پر تو اس کا وہ بدلہ پائے گا۔'' (یعنی بخشنے والا اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر پائے گا) فرمایا کہ ''اس آیت سے ظاہر ہے کہ قرآنی تعلیم یہ نہیں کہ خواہ نخواہ اور ہر جگہ شر کا مقابلہ نہ کیا جائے'' (بعض جگہ شر کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے) ''اور شریروں اور ظالموں کو سزا نہ دی جائے۔ بلکہ یہ تعلیم ہے کہ دیکھنا چاہئے کہ وہ محل اور موقعہ گناہ بخشنے کا ہے یا سزا دینے کا۔ پس مجرم کے حق میں اور نیز عامہ خلائق کے حق میں جو کچھ فی الواقعہ بہتر ہو وہی صورت اختیار کی جائے''۔ فرمایا کہ ''بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشنے سے توبہ کرتا ہے اور بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشنے سے اَور بھی دلیر ہوجاتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اندھوں کی طرح گناہ بخشنے کی عادت مت ڈالو'' (یہی نہیں ہے کہ بغیر دیکھے ہم نے گناہ بخشنے ہیں اور صرف یہی ایک کام رہ گیا ہے بلکہ اس حکم پر غور کرو کہ اصلاح تمہارے مدنظر ہو) فرمایا ''بلکہ غور سے دیکھ لیا کرو کہ حقیقی نیکی کس بات میں ہے آیا بخشنے میں یا سزا دینے میں۔ پس جو امر محل اور موقع کے مناسب ہو وہی کرو''۔ فرمایا کہ ''افرادِ انسانی کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہے کہ جیسے بعض لوگ کینہ کشی پر بہت حریص ہوتے ہیں یہاں تک کہ دادوں پرداداوں کے کینوں کو یاد رکھتے ہیں۔ ایسا ہی بعض لوگ عفو اور درگزر کی عادت کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں اور بسا اوقات اس عادت کے اِفراط سے دیوثی تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور ایسی قابلِ شرم حلم اور عفو اور درگزر ان سے صادر ہوتے ہیں جو سراسر حمیت اور غیرت اور عفت کے برخلاف ہوتے ہیں بلکہ نیک چلنی پر داغ لگاتے ہیں اور ایسے عفو اور درگزر کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سب لوگ توبہ توبہ کر اٹھتے ہیں۔ انہیں خرابیوں کے لحاظ سے قرآن شریف میں ہر ایک خلق کے لئے محل اور موقع کی شرط لگا دی گئی ہے اور ایسے خُلق کو منظور نہیں رکھا جو بے محل صادر ہو''

پس یہ بنیادی بات (دین حق) کی سزاؤں کے فلسفے میں ہے کہ نیکی کیا ہے۔ یہ تم نے تلاش کرنی ہے اور اصلاح کس طرح ہوسکتی ہے۔ بعض دفعہ معاف کرنا نیکی بن جاتا ہے جس سے اصلاح ہوگئی لیکن بعض دفعہ معاف کرنا برائی بن جاتا ہے کہ غلطی کرنے والا اپنی غلطیوں پر اَور بھی شیر ہوجاتا ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ سزا دینا نیکی بن جاتا ہے۔ یہ اس شخص پر نیکی کرنا بھی ہے کیونکہ سزا کے ذریعہ سے اسے برائیوں سے روکنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ وہ برائیوں سے بچ کر اپنی آئندہ زندگی کو برباد ہونے سے بچائے۔

جو دو مثالیں میں نے دیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنہیں معاف فرمایا ان میں ہمیں نظر آتا ہے کہ بڑی تبدیلی پیدا ہوئی۔ جو اسلام کے دشمن تھے، جو غلط کام کرنے والے تھے، اپنی اصلاح کے بعد نیکیوں کے کرنے والے بن گئے اور اسلام کی خدمت کرنے والے بن گئے۔ پس اسلام ایک ایسا سمویا ہوا مذہب ہے جو ہر زمانے میں اپنے احکامات کی اہمیت منواتا ہے۔ مجرم کے حق میں جو بہتر ہے وہ کرو۔ آجکل جو لوگ انسانی حقوق کے علمبردار بنے پھرتے ہیں وہ ایک طرف چلے گئے۔ کسی کا

کتنا ہی بڑا قصور ہو، انسانی ہمدردی کے نام پر مجرموں کو بھی اتنی شہ دی جاتی ہے کہ بہت سے جو مجرم ہیں ان میں جرموں کا احساس ہی مٹ گیا ہے۔ قاتل ہیں، پیشہ ور قاتل ہیں یا تکبر و غرور میں اتنے بڑھے ہوئے ہیں کہ انہیں اپنے سوا کسی کی زندگی کی کوئی اہمیت نظر نہیں آتی۔ ایسے لوگوں کی سزا تو قتل ہی ہونی چاہئے سوائے اس کے کہ مقتول کے ورثاء خود معاف کر دیں۔ لیکن مغربی دنیا میں اکثر جگہ انسانی حقوق کے نام پر یہ سزا نہیں دی جاتی۔ ملکوں نے اپنے قوانین میں ترمیم کر کے اس سزا کو ختم کر دیا ہے جبکہ ایسے لوگوں کی اصلاح بھی نہیں ہو رہی ہوتی اور وہ ظلم میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ یا پھر دوسری انتہا نظر آتی ہے کہ جن میں (-) ممالک کے سربراہان کے خلاف مقامی لوگوں نے تحریک چلائی اور انہیں ان کے تخت سے اتار دیا اور پھر بجائے اس کے کہ اگر وہ سزاوار ہیں تو ان پر مقدمہ چلا کر ان کی جو بھی سزا بنتی ہے انہیں دی جائے۔ انہیں مقامی لوگوں کی مدد کرتے ہوئے ظالمانہ طور پر مارا گیا اور یہ مقامی لوگ جب اپنے ان لیڈروں پر ظلم کرتے ہیں تو پیچھے بعض طاقتوں کی شہ ہوتی ہے جس پر یہ سب کچھ کیا جا رہا ہوتا ہے۔

(دین حق) تو ہر قسم کی اِفراط اور تفریط سے روکتا ہے اور سزا کے لئے اگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو پھر اس میں ہر امیر غریب کے ساتھ ایک جیسا سلوک ہے۔ اور فرمایا اتنی ہی سزا دو جتنا اس نے کیا اور سزا کے کچھ اصول و قواعد بناؤ۔ اور اس پر ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ میں حکومت قائم کی اور اس کے بعد خلفاء نے اس پر عمل کر کے دکھایا کہ کس طرح سزا ملنی چاہئے اور سزا کا مقصد کیا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود نے یہ فرمایا کہ صرف یہی نہیں دیکھنا کہ مجرم کے حق میں کیا بہتر ہے۔ صرف مجرم کا ہی خیال نہیں رکھا جاتا بلکہ بعض دفعہ یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ عام معاشرے میں کیا بہتر ہے۔ چھوٹی چیز کو بڑی کے لئے قربان کرنا یا معاشرے کے وسیع تر مفاد کو سامنے رکھنا یہ بعض دفعہ ضروری ہو جاتا ہے۔ اس لئے کسی بھی سزا کے فیصلے کے وقت یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ معاشرے پر مجموعی طور پر کیا اثر پڑ رہا ہے۔ بعض دفعہ معاف کرنا معاشرے میں غلط تاثر پیدا کرتا ہے کہ دیکھو اتنا بڑا مجرم ایک غلط کام کر کے پھر بچ گیا۔ تو شرارتی طبع لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم بھی غلط کام کر کے معافی مانگ کر بچ جائیں گے۔ یہ صورتحال پھر مجرموں کو اپنے برے افعال کرنے کے لئے جرأت پیدا کرتی ہے اور تقویت دیتی ہے۔ اسی طرح شرفاء خوفزدہ ہونا شروع ہوتے ہیں یا عمومی طور پر لوگ بے چینی محسوس کرتے ہیں اور اس بے چینی کو دُور کرنے کے لئے پھر اپنی ترکیبیں سوچتے ہیں۔ اکثریت بے شک خود حفاظتی کا انتظام کرتی ہے اگر ایسی لاقانونیت کا دور ہو لیکن کچھ عدم تحفظ کی وجہ سے اگر لاقانونیت نہ بھی ہو اور عدم تحفظ ہو تو پھر خود ہی قانون بھی اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ بدقسمتی سے باوجود ایسی خوبصورت تعلیم کے ہمیں ایسی صورتحال (-) ممالک میں اکثر نظر آتی ہے۔ سزا اور معافی کے غیر منصفانہ عمل نے مجرموں کو پیدا کرنے میں ایک کردار ادا کیا ہوا ہے اور جس کی وجہ سے پھر دوسرے بھی وہی حرکتیں کرنی شروع کر دیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ سزا دینے اور معاف کرنے میں یہ ایک بہت بڑی بات پیش نظر ہونی چاہئے کہ سزا یا معافی سے معاشرہ کیا اثر لیتا ہے۔ اگر معافیاں مجرموں کو دلیر کر رہی ہیں تو پھر سزاؤں کی ضرورت ہے نہ کہ معافیوں کی۔

حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کا توریت اور انجیل سے مقابلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''انجیل میں لکھا ہے کہ تو بدی کا مقابلہ نہ کر''۔ فرمایا کہ ''انجیل میں لکھا ہے کہ تُو بدی کا مقابلہ نہ کر۔ ......۔ دوسری طرف توریت کی تعلیم کو دیکھا جاوے تو وہ اِفراط کی طرف جھکی ہوئی ہے اور اس میں بھی صرف ایک ہی پہلو پر زور دیا گیا ہے کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت توڑ دیا جاوے۔ ......'' ''مگر قرآن شریف نے ہمیں کیا پاک راہ بتائی ہے جو اِفراط اور تفریط سے پاک اور عین فطرت انسانی کے مطابق ہے۔ مثلاً مثال کے طور پر قرآن شریف میں فرمایا ہے: جَــزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ ......(الشوریٰ:41) یعنی جتنی بدی کی گئی ہو اسی قدر بدی کرنی جائز ہے۔'' (یعنی اتنی سزا دینی جائز ہے) ''لیکن اگر کوئی معاف کر دے اور اس معافی میں اصلاح مدنظر ہو۔ بے محل اور بے موقعہ عفو نہ ہو بلکہ برمحل ہو تو ایسے معاف کرنے والے کے واسطے اس کا اجر ہے جو اسے خدا سے ملے گا۔ دیکھو کیسی پاک تعلیم ہے۔ نہ اِفراط، نہ تفریط۔ انتقام کی اجازت ہے مگر معافی کی تحریص بھی موجود ہے۔'' (بدلہ لینے کا حکم ہے لیکن ساتھ ہی معافی کے لئے توجہ دلائی گئی ہے بلکہ حرص دلائی گئی ہے کہ اس سے تمہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں انعام ملے گا) فرمایا کہ ''بشرط اصلاح یہ ایک تیسرا مسلک ہے جو قرآن شریف نے دنیا کے سامنے رکھا ہے۔ اب ایک سلیم الفطرت انسان کا فرض ہے کہ ان میں خود موازنہ اور مقابلہ کر کے دیکھ لے کہ کون سی تعلیم فطرت انسانی کے مطابق ہے......۔''

پس (دین حق) کی تعلیم ہی ہے جو ہر زمانے میں دنیا کے مسائل کا حل ہے چاہے وہ سزا کے لئے ہوں یا دوسرے مسائل ہوں۔ (دین حق) کہتا ہے کہ جب تم ایک دفعہ معاف کر دو تو پھر کینوں اور بغضوں کو بھی دل سے نکال دو۔ آپ نے فرمایا بعض لوگوں کے دلوں میں اتنے کینے ہوتے ہیں کہ دادوں پڑدادوں کے زمانے کی باتیں بھی یاد رکھتے ہیں اور معاف نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا ''یہ مومن کی شان نہیں ہے کہ کینے دلوں میں رکھے جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا اُسوہ اس بارہ میں ہمارے سامنے ہے۔ جنگ اُحد میں ابوسفیان کی بیوی ہند نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش کا مثلہ کیا۔ ناک کان اور دوسرے اعضاء کاٹ کر لاش کا حلیہ بگاڑ دیا۔ ان کا کلیجہ نکال کر چبا لیا۔ ظلم اور بربریت کی انتہا کی۔ دوسری طرف اس سب کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ کیا ہے کہ فتح مکہ پر ہند نقاب اوڑھ کر آپ کی مجلس میں آ گئی۔ کھلے طور پر آ نہیں سکتی تھی کیونکہ اس جرم کی وجہ سے اس کے لئے بھی قتل کی سزا مقرر ہوئی ہوئی تھی۔ آپ کی مجلس میں آ کر اس نے بیعت کی۔ مسلمان ہو گئی اور اس دوران بعض استفسارات کئے۔ بعض سوالات پوچھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی آواز پہچان گئے۔ آپ نے پوچھا کیا تم ابوسفیان کی بیوی ہند ہو؟ اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ۔ لیکن یا رسول اللہ! اب تو مَیں دل سے مسلمان ہو چکی ہوں۔ جو پہلے ہو چکا اس سے درگزر فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف فرما دیا۔ اس کا اس پر ایسا اثر ہوا کہ مزید اس کی کایا پلٹ گئی۔ گھر جا کر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیافت کے لئے کھانا تیار کیا اور دو بکرے بھون کر آپ کی خدمت میں بھیجے اور کہا کہ آج جانور کم ہیں اس لئے یہ معمولی تحفہ بھیج رہی ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دعا دی کہ اے اللہ! ہند کی بکریوں میں برکت ڈال دے۔ چنانچہ کہتے ہیں اس کے نتیجہ میں اس کا اتنا بڑا ریوڑ ہو گیا تھا کہ سنبھالا نہیں جاتا تھا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ایک طبقہ تو وہ ہے جو معاف کرنا جانتا ہی نہیں اور جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے دادوں پڑدادوں کے وقت کی رنجشیں بھی یاد رکھی ہوئی ہیں اور دوسری طرف ایسے بے غیرت اور دیوث لوگ ہیں کہ نیک چلنی پر ایک داغ ہیں۔ معافی کے نام پر بے غیرتی دکھاتے ہیں۔ پس بے غیرتی بھی نہیں ہونی چاہئے اور ظلم بھی نہیں ہونا چاہئے۔ اگر کوئی کسی کی بیٹی بہن کی عزت پر حملہ کرتا ہے، عصمت پر حملہ کرتا ہے تو قانون کے دائرے میں کارروائی کرنی چاہئے۔ وہاں معافی کا سوال نہیں ہے۔ پس معافی اور بے غیرتی میں فرق بھی معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے لیکن قانون ہاتھ میں نہیں لینا یہ بہرحال شرط ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود نے متعدد جگہ اس حوالے سے وضاحت فرمائی ہے۔ آپ کے بعض مزید حوالے بھی پیش کرتا ہوں۔ بظاہر حوالوں کو دیکھنے سے یہ لگتا ہے کہ ایک ہی مضمون نظر کے سامنے آ رہا ہے لیکن ہر موقع پر آپ نے اس حوالے سے جو ارشاد فرمایا ہے اس میں مختلف رنگ اور مختلف نصیحت ہے۔ ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ:

''بدی کا بدلہ اسی قدر بدی ہے جو کی گئی لیکن جو شخص عفو کرے اور گناہ بخش دے اور اس عفو سے کوئی اصلاح پیدا ہوتی ہو، نہ کوئی خرابی تو خدا اس سے راضی ہے اور اسے اس کا بدلہ دے گا۔ پس قرآن کے رُو سے نہ ہر ایک جگہ انتقام محمود ہے'' (نہ انتقام لینا قابل تعریف ہے) ''اور نہ ہر یک جگہ عفو قابل

تعریف ہے۔ بلکہ محل شناسی کرنی چاہئے۔ اور چاہئے کہ انتقام اور عفو کی سیرت بپابندی محل اور مصلحت ہو، نہ بے قیدی کے رنگ میں۔ یہی قرآن کا مطلب ہے۔‘‘

پس فرمایا خدا اس شخص سے راضی ہوتا ہے جس کی نیت نیک ہے اور اس کے فعل اور کام کا مقصد اصلاح ہے۔ دیوث شخص کے معاف کرنے سے خدا راضی نہیں ہوگا۔ نہ اس سے راضی ہوتا ہے جو انتقام کی نیت رکھتا ہو۔ یہ دونوں چیزیں سامنے ہونی چاہئیں۔ نہ اتنی نرمی ہو کہ بالکل بے غیرت ہو جائے، اس سے بھی اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ اور نہ انتقام کی نیت ہو۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتی ہے۔ پس ہر دو حدود کو سامنے رکھتے ہوئے معافی اور سزا کے فیصلے کرنے چاہئیں۔

اس بارے میں جماعتی عہدیداروں اور نظام کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ عموماً تو خیال رکھا جاتا ہے لیکن بعض کے خلاف جو فیصلے ہوتے ہیں یا سفارش مجھے آتی ہے تو میں یہ تو نہیں کہتا کہ انتقام کی وجہ سے ہوتی ہے لیکن یہ ضرور بعض دفعہ ہوتا ہے کہ سفارش کرنے والے کا طبعاً رجحان سختی کی طرف ہوتا ہے اور بعض ضرورت سے زیادہ نرمی اور معافی کا رجحان رکھتے ہیں جس سے پھر خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

پس نہ سزا دینا پسندیدہ ہے، نہ معاف کرنا قابل تعریف ہے۔ اصل چیز اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے اور یہ اُس وقت حاصل ہوتی ہے جب اصلاح مقصد ہو اور اس کے لئے متعلقہ محکموں کو چاہئے کہ وہ کوشش کریں چاہے وہ امور عامہ ہے یا قضا ہے کہ بڑی گہرائی میں جا کر سفارش اور فیصلے کرنے چاہئیں تا کہ وہ حقیقی نظام اور حالات ہم اپنے میں اور جماعت میں پیدا کر سکیں جو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں اور اس کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا اور مدد مانگنے کی بھی ضرورت ہے۔ جب بھی کوئی فیصلہ ہو دعا کے ساتھ ہو اور پھر خلیفۂ وقت کے پاس سفارش ہونی چاہئے تا کہ ہر قسم کے بداثرات سے وہ شخص بھی محفوظ رہے جس کے خلاف شکایت کی جارہی ہے اور نظام جماعت بھی محفوظ رہے اور وہ فیصلہ جماعت میں کسی بھی قسم کی بے چینی کا باعث نہ بنے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود ایک اور جگہ اپنی کتاب (-) میں اس مضمون کو بیان فرماتے ہوئے کہ (دین حق) کے معترضین اور غیر (-) کو (دین حق) کی اس خوبصورت تعلیم کا علم ہونا چاہئے۔ آپ نے یہ بڑا کھول کے بتایا کہ یہ ایسی خوبصورت تعلیم ہے جو کسی اور مذہب میں نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

’’اگر کوئی تمہیں دکھ پہنچاوے مثلاً دانت توڑ دے یا آنکھ پھوڑ دے تو اس کی سزا اسی قدر بدی ہے جو اس نے کی لیکن اگر تم ایسی صورت میں گناہ معاف کر دو کہ اس معافی کا کوئی نیک نتیجہ پیدا ہو اور اس سے کوئی اصلاح ہو سکے۔ یعنی مثلاً مجرم آئندہ اس عادت سے باز آ جائے‘‘ (اصلاح ہو جائے، مجرم آئندہ باز آ جائے) ’’تو اس صورت میں معاف کرنا ہی بہتر ہے اور اس معاف کرنے کا خدا سے اجر ملے گا۔

اب دیکھو اس آیت میں دونوں پہلوؤں کی رعایت رکھی گئی ہے۔ اور عفو اور انتقام کو مصلحت وقت سے وابستہ کر دیا گیا ہے۔‘‘ (مصلحت وقت یہ ہے کہ موقع اور محل کے مطابق کام ہو) ’’سو یہی حکیمانہ مسلک ہے جس پر نظام عالم کا چل رہا ہے۔ رعایت محل اور وقت سے گرم اور سرد دونوں کا استعمال کرنا یہی عقلمندی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ ہم ایک ہی قسم کی غذا پر ہمیشہ زور نہیں ڈال سکتے بلکہ حسب موقعہ گرم اور سرد غذائیں بدلتے رہتے ہیں‘‘ (گرمیوں میں خوراک کے لئے ہماری اور ترجیحات ہوتی ہیں۔ سردیوں میں اَور ہوتی ہیں۔ بیلنسڈ ڈائٹ (Balanced Diet) کی باتیں کی جاتی ہیں تو فرمایا کہ یہ جو ہر جگہ قدرت کا اصول ہے یہاں بھی کام آنا چاہئے) فرمایا ’’اور جاڑے اور گرمی کے وقتوں میں کپڑے بھی مناسب حال بدلتے رہتے ہیں۔ پس اسی طرح ہماری اخلاقی حالت بھی حسب موقع تبدیلی کو چاہتی ہے۔‘‘ (جس طرح قدرت کا قانون یہ ہے کہ ہماری خوراک بھی ادلتی بدلتی رہے اور خوراک موسموں کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے پیدا بھی فرمائی ہے۔ اسی طرح گرمی سردی کے موسم میں کپڑوں کا ادلنا بدلنا ہے یہ ساری چیزیں بھی قانون قدرت کے مطابق ہیں۔ فرمایا اسی طرح ہماری اخلاقی حالت بھی حسب موقع تبدیلی کو چاہتی ہے۔)

لباس کے بارے میں ضمناً میں یہ بھی بتا دوں کہ گرمیوں میں یہاں تو عورتوں کا خاص طور پہ بالکل ننگا لباس ہو جاتا ہے اور سردیوں میں سکارف سے سر بالکل لپیٹا ہوتا ہے، کوٹ پہنا ہوتا ہے اور بڑا مناسب لباس ہوتا ہے۔ لیکن یہی لباس اگر (-) عورتیں، حجاب لینے والی عورتیں سردیوں کا لباس تو نہیں لیکن سر ڈھانکنے کی حد تک گرمیوں میں سر ڈھانک لیں تو ان کے خلاف یہ حدلگ جاتی ہے کہ یہ عورتوں کے حقوق ختم کئے جا رہے ہیں۔ بلکہ اب اس میں یہاں تک حکومت نے دخل اندازی شروع کر دی ہے اور یہ بھی ایک دوسری طرح کی دخل اندازی ہے جس کا مقصد اصلاح نہیں بلکہ ناانصافی ہے۔ پچھلے دنوں میں وزیراعظم صاحب کا بیان تھا کہ ہم سوچ رہے ہیں کہ اگر عورتیں یا کام کرنے والی عورتیں جو کسی بھی پیشہ کی ہیں پبلک جگہوں پر حجاب لے کر آئیں گی تو ان کو کام سے نکال دیا جائے گا۔ تو یہ چیزیں اور دنیاوی قانون ہیں یہ ایک دوسری طرف چلے گئے ہیں، ایک دوسری extreme پر چلے گئے ہیں جس سے پھر فساد پیدا ہوتا ہے، بے چینیاں پیدا ہوتی ہیں۔ (دین حق) کہتا ہے کہ ایسے قانون نہ بناؤ، ایسے فیصلے نہ کرو جن سے بے چینیاں پیدا ہوں بلکہ وہ فیصلے کرو جو بہتر ہوں، معاشرے کے لئے بہتر ہوں، اس شخص کے لئے بہتر ہوں۔ اور ایسے فیصلے جو ہوں گے پھر اس سے خدا تعالیٰ بھی راضی ہوگا۔

بہر حال حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’اسی طرح ہماری اخلاقی حالت بھی حسب موقع تبدیلی کو چاہتی ہے۔ ایک وقت رعب دکھلانے کا مقام ہوتا ہے۔ وہاں نرمی اور درگزر سے کام بگڑتا ہے۔ اور دوسرے وقت نرمی اور تواضع کا موقع ہوتا ہے اور وہاں رعب دکھلانا سفلہ پن سمجھا جاتا ہے۔ غرض ہر ایک وقت اور ہر ایک مقام ایک بات کو چاہتا ہے۔ پس جو شخص رعایت مصالح اوقات نہیں کرتا وہ حیوان ہے۔ نہ انسان۔ اور وحشی ہے، نہ مہذب۔‘‘

موقع اور محل اور وقت کی مصلحت کے مطابق کام کرنے کے لئے آپ نے قانون قدرت کے مطابق مثال دی ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ غذاؤں میں توازن بھی ضروری ہے اور ایک ہی قسم کی غذائیں انسان استعمال نہیں کرتا۔ آجکل کے بھی جو نیوٹریشن (Nutrition) کے ماہر ہیں اپنے مریضوں کو بڑے بڑے چارٹ بنا کر دیتے ہیں کہ اس کے مطابق غذا کھاؤ اور اس سے ہی، یعنی غذا سے ہی علاج ہوتے ہیں۔ اسی طرح موسمی حالات کے مطابق ہمارے کپڑے ہیں۔ تو بہرحال آپ نے فرمایا کہ یہ قانون قدرت اخلاقی حالت پہ بھی حاوی ہے۔ فرمایا کہیں تو نرمی اور درگزر سے کام بگڑتا ہے۔ کہیں رعب دکھانے سے، سختی کرنے سے کام بگڑتا ہے۔ پس انسان کی اس فطرت کو ہر جگہ لاگو کرنے کی ضرورت ہے کہ جو تبدیلیاں ہیں اس کی طبیعت کے مطابق ہوں۔ اصلاح کے لئے جو تجویز کیا گیا ہو وہ کسی بھی انسان کی طبیعت کے مطابق ہو اور یہی انسان اور حیوان میں فرق ہے۔

پھر ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ: ’’قرآن شریف نے بے فائدہ عفو اور درگزر کو جائز نہیں رکھا۔ کیونکہ اس سے انسانی اخلاق بگڑتے ہیں اور شیرازہ نظام درہم برہم ہو جاتا ہے بلکہ اس عفو کی اجازت دی ہے جس سے کوئی اصلاح ہو سکے۔‘‘

پس یہ بہت اہم بات ہے۔ عفو اور درگزر اگر بلا وجہ ہو تو نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اور انسان کے اندر بے قیدی پیدا ہو جاتی ہے۔ اپنی حدود سے باہر نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ نظام قائم نہیں رہتا۔ پس جن کو اصلاح کے لئے سزا ملتی ہے وہ بجائے ڈھٹائی دکھانے کے اس بات کی طرف زیادہ توجہ دیں کہ ہم نے اپنی اصلاح کس طرح کرنی ہے۔ اس کے لئے استغفار کریں اور اپنی اصلاح کریں۔

جماعت میں کوئی سزا کسی انتقام کی وجہ سے نہیں دی جاتی جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا۔ اصلاح کے لئے دی جاتی ہے اور یہی کوشش ہونی چاہئے اور ہوتی ہے۔ صرف عہدیداروں کے لئے ہی یہ نہیں ہے۔ صرف عہدیداروں کا ہی قصور نہیں بلکہ افراد کے بھی قصور ہوتے ہیں۔ اگر ہر شخص اپنے روزمرہ کے معاملات میں اور آپس کے تعلقات میں اپنا جائزہ لے کہ وہ دوسروں کے متعلق کس طرح سوچتا ہے اور اپنے متعلق کیا سوچتا ہے تو اس سے معاشرے میں ایک خوبصورتی پیدا ہوتی ہے۔ پس اصل چیز یہی ہے کہ ہر وقت یہ خیال رہے کہ ہر فعل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔ جب یہ ہوگا تبھی اصلاح ہوگی۔

ایک موقع پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ:

''بدی کی جزا اسی قدر بدی ہے لیکن اگر کوئی عفو کرے مگر وہ عفو بے محل نہ ہو بلکہ اس عفو سے اصلاح مقصود ہو تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔ مثلاً اگر چور کو چھوڑ دیا جاوے تو وہ دلیر ہو کر ڈاکہ زنی کرے گا اس کو سزا ہی دینی چاہئے۔ لیکن اگر دو نوکر ہوں ایک ان میں سے ایسا ہو کہ ذرا سی چشم نمائی ہی اس کو شرمندہ کر دیتی ہے۔ (ذرا سا غور سے اس کے غلط کام کو دیکھا تو وہ اس کو شرمندہ کر دے اور وہ اپنی اصلاح کر لے) اس کی اصلاح کا موجب ہوتی ہے تو اس کو سخت سزا مناسب نہیں۔ (بعض صرف اشارے سے سمجھ جاتے ہیں اس لئے ان کو کچھ کہنا بھی نہیں پڑتا۔ ان کو دیکھنے سے ہی ان کی اصلاح ہو جاتی ہے) مگر دوسرا عمداً شرارت کرتا ہے اس کو عفو کریں تو بگڑتا ہے۔ اس کو سزا ہی دی جاوے (تو تبھی ٹھیک ہے) تو بتاؤ مناسب حکم وہ ہے جو قرآن کریم نے دیا ہے یا وہ جو انجیل پیش کرتی ہے۔ قانون قدرت کیا چاہتا ہے۔ وہ تقسیم و رؤیت محل چاہتا ہے۔ یہ تعلیم کہ عفو سے اصلاح مدنظر ہو ایسی تعلیم ہے جس کی نظیر نہیں اور اسی پر آخر متمدن انسان کو چلنا پڑتا ہے اور یہی تعلیم ہے جس پر عمل کرنے سے انسان میں قوت اجتہاد اور تدبر اور فراست بڑھتی ہے۔ گویا یوں کہا گیا ہے کہ ہر طرح کی شہادت سے دیکھو اور فراست سے غور کرو'۔ اب کہتے ہیں جی (دین حق) پابندیاں لگا دیتا ہے، غور پہ روک دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ جو چیزیں ہیں اس ایک حکم میں ہی دیکھ لو۔ کیسا حکم ہے کہ اس سے تدبر اور فراست کی قوت بڑھتی ہے۔ اجتہاد کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ فرمایا کہ ''اگر عفو سے فائدہ ہو تو معاف کرو لیکن اگر خبیث اور شریر ہے تو پھر جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ...... پر عمل کرو اسی طرح پر (دین حق) کی دوسری پاک تعلیمات ہیں جو ہر زمانے میں روز روشن کی طرح ظاہر ہیں۔''

(الحکم جلد 4۔ نمبر 14 مورخہ 17۔ اپریل 1900ء صفحہ 5و6)

پس ان دو باتوں کو ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اور اس لئے سامنے رکھنا چاہئے کہ ہم نے اصلاح کرنی ہے اور برائیوں کو روکنا ہے۔ معاشرے میں امن اور سلامتی کی فضا پیدا کرنی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے کیونکہ وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآنی احکامات کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم بلال محمود صاحب ولد مکرم ممتاز احمد صاحب سندھی دارالیمن غربی شکر ربوہ کا ہے۔ بلال محمود صاحب ابن ممتاز سندھی صاحب مرحوم کو مورخہ 11 جنوری 2016ء کی رات کو ربوہ میں شہید کر دیا گیا (-)۔ رات کے وقت اپنے گھر جا رہے تھے کہ نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔ تفصیل کے مطابق یہ ہے کہ تقریباً نو بجے رات اپنی دکان واقع بلال مارکیٹ نزد پھاٹک سے گھر واپس جا رہے تھے کہ درّہ کے قریب نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے ان پر فائرنگ کی اور فرار ہو گئے۔ فائرنگ کے نتیجہ میں بلال صاحب کو پانچ گولیاں لگیں جن میں سے دو گولیاں سر میں لگیں۔ ان کو فضل عمر ہسپتال پہنچایا گیا۔ وہاں سے ابتدائی طبی امداد کے بعد الائیڈ ہسپتال فیصل آباد بھیج دیا گیا جہاں پر ڈاکٹر ابھی طبیعت سنبھلنے کا انتظار کر رہے تھے اور گولیاں نکالنے کے لئے آپریشن نہیں کیا تھا کہ اس دوران ان کی وفات ہو گئی......۔

1989ء میں یہ گوٹھ بلال نگر نزد نوکوٹ ضلع میر پور خاص میں پیدا ہوئے تھے۔ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھے۔ میٹرک تک ہی تعلیم حاصل کی تھی۔ 2003ء میں والد کی وفات ہو گئی، پھر یہ خاندان ربوہ شفٹ ہو گیا۔ 2008ء میں تجدید وقف کر کے دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ کے نئے کارکن کے طور پر تعینات ہوئے۔ وہیں وفات تک خدمت سرانجام دیتے رہے۔ شام کے وقت تھوڑی دیر کے لئے اپنی چھوٹی سی دکان تھی اس میں بھی جاتے تھے۔ اپنے حلقہ میں ان کو مختلف حیثیتوں سے جماعتی کام کرنے کی توفیق ملی اور آجکل اپنے محلے کے سیکرٹری وصایا بھی تھے۔ مرحوم کی شادی 2015ء کے اپریل میں ہوئی تھی اور اب ان کی اہلیہ بھی امید سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر بھی فضل فرمائے اور آنے والی اولاد پر بھی فضل فرمائے۔ انتہائی شریف النفس، ہمدرد اور ملنسار شخصیت کے مالک تھے۔ اپنے کام میں سنجیدہ، محنتی، اطاعت گزار تھے۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ ہر ایک سے احترام اور ادب سے، محبت سے پیش آنے والے تھے۔ عزیز رشتے داروں کے ساتھ بھی اور والدہ اور بہنوں کے ساتھ بہت محبت کا تعلق رکھتے تھے۔

پسماندگان میں اہلیہ مبشرہ بلال صاحبہ اور والدہ مبارکہ ممتاز صاحبہ کے علاوہ ایک بھائی اور دو ہمشیرگان سوگوار چھوڑے ہیں۔ ان کے پہلے سیکرٹری مجلس کارپرداز اور موجودہ بھی ان دونوں نے اسی بات کو لکھا ہے کہ بڑے ہونہار اور نہایت محنت سے کام کرنے والے تھے اور کبھی یہ نہیں ہوا کہ کسی موقع پر کوئی سستی یا کوتاہی دکھائی ہو اور ہمیشہ مسکراتے بھی رہتے تھے۔ دفتر وقت پہ آتے۔ جو کام کہو بھاگ کر کرنے والے تھے۔ ایسے کارکن کم ہی ملتے ہیں جو ہر وقت مسکراتے رہیں۔ اپنے کام سے کام رکھتے تھے۔ اطاعت اور فرمانبرداری میں نہایت اعلیٰ درجہ کے تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے اور نصیر صاحب جو موجودہ سیکرٹری کارپرداز ہیں لکھتے ہیں کہ خلافت سے (مرحوم) کا ایسا تعلق تھا کہ اسے دیکھ کے ہمیں رشک آتا تھا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

دنیا کو بدلنے والی ایجادات

چیونگم سے مسوڑھوں کا علاج

اس وقت دنیا بھر میں چار ارب کے لگ بھگ افراد مسوڑھوں اور دانتوں کے مختلف امراض کا شکار ہیں، جن کا علاج نہیں ہو پاتا اور اس کا حل ہے، سویٹ بائٹ نامی ایک چیونگم۔ یہ ایک روغن زیلی ٹول کی مدد سے دانتوں کو صاف اور امراض سے بچائے گی۔ یہ منہ کی صحت کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوگی۔

ماؤتھ گارڈ

دماغی صدمے کا پتہ لگانا کافی مشکل ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں کھلاڑیوں کو زندگی بھر کے دماغی نقصان کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے مگر جاپانی ماہرین کے تیار کردہ ماؤتھ گارڈ میموری میں ایسے سنسر لگائیں گے جو کھلاڑیوں اور کوچز کو کسی ٹکر یا چوٹ کے نتیجے میں دماغی صدمے سے آگاہ کریں گے۔

شمسی چولہا

ترقی پذیر ممالک میں کھانا پکانے کے لئے بڑی مقدار میں مہنگے ایندھن کی ضرورت پڑتی ہے جو مضر صحت دھواں بھی پیدا کرتے ہیں مگر انفٹینی بیکرے نامی شمسی چولہا اس کا بہترین متبادل ہے جو توانائی کی بچت کے ساتھ امراض کا خطرہ بھی کم کرتا ہے اور اپنی کم لاگت کے باعث اس کا خرچہ اٹھانا بھی کم آمدنی والے خاندانوں کیلئے آسان ہے۔ شمسی توانائی سے کام کرنے والا یہ چولہا، ری سائیکل تیل کے ڈرمز، لکڑی، بانس، وغیرہ سے مقامی طور پر بہت جلد تیار کیا جا سکتا ہے۔

پانی کی صفائی کرنے والا فلٹر

دنیا بھر میں لگ بھگ ایک ارب کے قریب افراد کو صاف اور محفوظ پانی تک رسائی حاصل نہیں۔ تاہم ریپورٹ پیور نامی پانچ گیلن پانی فلٹر کرنے والی ڈیوائس کسی جھیل یا چشمے کے گندے پانی کو صاف اور پینے کے قابل بنا سکتی ہے۔ جبکہ اس میں نئے فلٹر سے قبل تین سے پانچ ہزار گیلن پانی کو پینے کے قابل بنایا جا سکتا ہے۔

لیکیج پروف پائپ

ہر سال دنیا بھر میں پائپوں سے پانی کے رساؤ کے باعث اربوں ڈالرز کا پانی ضائع ہو جاتا ہے مگر اسمارٹ پائپ ٹیکنالوجی اس کا حل بن کر سامنے آئی ہے جو ابھی تیاری کے مراحل میں ہے مگر یہ بغیر سنسر کے بھی سرکاری پانی کے نظام میں لیکیج کی مانیٹرنگ کر کے پانی کے استعمال کو زیادہ مؤثر بنائے گی۔

کھانے کے غذائی مواد کا سکین

ڈبہ بند خوراک میں بھی غذائیت کے بارے میں جو معلومات دی جاتی ہے اس میں درحقیقت کچھ زیادہ سچائی نہیں ہوتی۔ مگر اسکیو نامی ایک جیب میں آ جانے والا اسپیکٹو میٹر کھانے میں کیلوری اور کیمیائی مواد کی جانچ کر کے درست معلومات فراہم کرے گا۔

حیرت انگیز شاور

امریکہ میں سال بھر میں شاور کے ذریعے ایک اعشاریہ دو ٹریلین گیلن پانی استعمال کر دیا جاتا ہے مگر اورب سیز نامی شاور پانی کے استعمال میں نوے اور توانائی کے استعمال میں اسی فیصد تک کمی کا وعدہ کرتا ہے۔ یہ ری سائیکل شاور پانی کو اپنے فلٹر کے اندر بند وائرے کے ایک نظام کے ذریعے دوبارہ صاف کر کے استعمال کے قابل بناتا ہے اور اگر اس کو بڑے پیمانے پر استعمال کیا جائے تو پانی اور توانائی کے استعمال میں ڈرامائی کمی لائی جا سکتی ہے۔

سائیکل کا برقی پہیہ

سمارٹ نامی ایک سائیکل کا پہیہ کسی بھی سائیکل میں استعمال کیا جا سکے گا جس سے ایک پہیے کو موٹرائز کر کے اس کی افادیت کو بڑھا دیا جائے گا، جو جسمانی محنت اور وقت بچانے کے ساتھ مختلف راستوں پر آسانی سے سفر کر سکے گا۔ اس پہیے کے ذریعے سائیکل کا سفر تیز رفتاری یعنی فی گھنٹہ بیس میل کی رفتار سے طے کیا جا سکے گا جبکہ اسمارٹ فون کے ساتھ کنیکٹ کر کے اسے چوری ہونے سے بھی بچایا جا سکے گا۔

(دنیا میگزین 18 اکتوبر 2015ء)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم ظہور احمد صاحب مربی سلسلہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 فروری 2016ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم محمد نعمان شاکر صاحب

مکرم محمد نعمان شاکر صاحب لندن ابن مکرم محمد لطیف شاکر صاحب مورخہ 7 فروری 2016ء کو 50 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ بہت نیک، نماز باجماعت کے پابند، چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ، خلافت کے اطاعت گزار اور سلسلہ کی خدمت کرنے والے مخلص انسان تھے۔ جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شمولیت اختیار کرتے تھے۔ آپ بہت خوش اخلاق اور ہنس مکھ طبیعت کے مالک تھے۔ اپنا کام بہت دیانتداری سے کیا کرتے تھے۔ اپنی بیماری کے دوران بہت صبر کا مظاہرہ کیا۔ پسماندگان میں والدین اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرمہ رضیہ طاہر صاحبہ

مکرمہ رضیہ طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم کلیم احمد طاہر صاحب ریڈ برج یوکے مورخہ 7 فروری 2016ء کو 50 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ دین کی خدمت کرنے والی بہت نیک خاتون تھیں۔ آپ کو دو بار صدر لجنہ اماء اللہ ریڈ برج کے طور پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ لوکل جماعت میں لجنہ کے مختلف شعبہ جات میں خدمت کرنے کے ساتھ ہیومینیٹی فرسٹ اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم راجہ محمد یعقوب خان صاحب

مکرم راجہ محمد یعقوب خان صاحب ابن حضرت راجہ مدد خان صاحب ربوہ حال منڈی بہاؤالدین مورخہ 30 جنوری 2016ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کے والد حضرت راجہ مدد خان صاحب اور والدہ حضرت اصغری بیگم صاحبہ دونوں حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں شامل تھے۔ آپ فرقان فورس میں بھی شامل رہے۔ آپ نے قادیان اور ربوہ میں لمبا عرصہ مختلف جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ آپ 37 سال صدر محلہ دارالصدر شرقی بھی رہے۔ اس دوران متعدد بار قائم مقام صدر عمومی ربوہ کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ 61 سال خلافت لائبریری اور مختلف جماعتی دفاتر میں خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم ملک مبشر احمد صاحب

مکرم ملک مبشر احمد صاحب ابن مکرم ملک محمد یعقوب صاحب راولپنڈی مورخہ 22 نومبر 2015ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ اپنے حلقہ میں زعیم انصاراللہ، سیکرٹری تعلیم القرآن اور سیکرٹری امور عامہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ آپ بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم محمد یٰسین احمد صاحب مربی سلسلہ وکیل والا ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

تبریز احمد ولد مکرم کاشف محمود صاحب وکیل والا ضلع ننکانہ صاحب کو 9 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق ملی ہے۔ مورخہ 19 فروری 2016ء کو اس کی تقریب آمین ہوئی۔ خاکسار نے اس سے قرآن کریم سنا اور بعد میں مکرم منصب علی شاکر صاحب صدر جماعت نے دعا کروائی۔ اس کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کو حاصل ہوئی۔ بچہ مکرم رائے محمد خاں کھرل صاحب مرحوم آف وکیل والا کی نسل میں سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیک، صالح، خادم دین اور اپنے خاص فضلوں اور برکتوں کا وارث بنائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم محمد نواز صاحب دارالیمن غربی سعادت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے پوتے مبین احمد فراز ابن مکرم آصف محمد اعجاز صاحب دارالیمن غربی سعادت ربوہ نے پونے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی سعادت حاصل کر لی ہے۔ اس کی تقریب آمین مورخہ 15 جنوری 2016ء کو گھر پر منعقد ہوئی۔ مکرم منصور احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی نے بچے سے قرآن کریم سنا اور مکرم سلیم الدین صاحب صدر محلہ دارالیمن غربی سعادت ربوہ نے دعا کروائی۔ بچہ مکرم محمد اعجاز صاحب باب الابواب شرقی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قرآن کی باقاعدہ تلاوت کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب نائب ناظر تعلیم تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ کی نانی مکرمہ محمد بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم دین محمد صاحب مرحوم 19 فروری 2016ء کو بقضائے الٰہی بعمر 86 سال وفات پا گئیں۔ اگلے روز آپ کی نماز جنازہ بیت المہدی میں خاکسار نے بعد نماز ظہر پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد خاکسار نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ حضرت بابا شیر محمد صاحب درویش رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو تھیں۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اور بیٹا مکرم صوفی نذیر احمد صاحب تھے جو وفات پا چکے ہیں۔ آپ نے اپنے پیچھے نواسے نواسیاں پوتے پوتیاں غمگین چھوڑی ہیں۔ آپ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ خاص طور پر مہمان نوازی اور جلسہ سالانہ کے دنوں میں مہمانوں کی خاطر تواضع شوق سے کرتی تھیں۔ بیسیوں مہمان جلسہ پر گھر میں ٹھہرتے الگ سے خیمہ بھی نصب کیا جاتا۔ گاؤں ادرحمہ ضلع سرگودھا سے ربوہ پڑھنے کے لئے بچے آتے اور وہ بچے آپ کے گھر میں رہائش رکھتے آپ ان سب کا خیال رکھتیں۔ آپ آخری عمر تک کوشش کرتی رہیں کہ جہاں کہیں وفات یا شادی ہوتی شامل ہونے کی بھرپور کوشش کرتیں گزشتہ دو تین سال میرے پاس رہیں۔ آپ چلنے پھرنے سے معذور ہوگئی تھیں لیکن پھر بھی رشتہ داروں کو ملنے کا شوق رہتا۔ خاکسار نے حتی المقدور کوشش کی کہ یہ خواہش پوری کروں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

عطیہ خون خدمت خلق ہے

Ruvuma ریجن تنزانیہ کا ریجنل جلسہ سالانہ

تنزانیہ کے Ruvuma ریجن کا جلسہ سالانہ 28 تا 30 اگست 2015ء Suluti کے مقام پر منعقد ہوا۔ جماعتی روایات کے مطابق ان ایام میں باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد درس کا اہتمام رہا۔ اسی طرح اس کے مختلف اجلاسات میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، توکل علی اللہ، برکات خلافت، جہاد، تعلق باللہ، علم کی اہمیت، دینی علوم کا حصول، عورتوں کے حقوق اور صداقت حضرت مسیح موعود جیسے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

28 اگست کو افتتاحی اجلاس میں ضلع Namtumbo کے ضلعی کمشنر Chande صاحب نے بھی شرکت کی اور حاضرین کو ایڈریس کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے علم ہے کہ آپ بہت ہی پُرامن لوگ ہیں اور یہ مسلمہ بات ہے کہ احمدی جہاں کہیں رہتے ہیں وہ معاشرہ امن کا گہوارہ بن جاتا ہے کیونکہ آپ بہت ہی منظم لوگ ہیں اور آپ لوگوں کے کردار کی وجہ سے ہی احمدیہ جماعت ایک پُرامن اور مثالی جماعت ہے۔ ان نیک اخلاق کو جاری رکھیں۔ مہمان خصوصی کو جماعتی کتب پر مشتمل تحفہ دیا گیا۔

29 اگست کو صبح کے اجلاس میں ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر کے نمائندے تشریف لائے۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ دینی جلسہ بہت بابرکت جلسہ ہے۔ خدا تعالیٰ آپ سب کو نیک اجر دے۔ مذہب امن سکھاتا ہے اور جماعت احمدیہ ایک پُرامن جماعت ہے۔ میں زنجبار سے آیا ہوں۔ آپ لوگ اچھا کام کر رہے ہیں اسے جاری رکھیں۔ انہیں بھی جماعتی کتب پر مشتمل تحفہ دیا گیا۔

29 اگست کی شام کو ایک تربیتی پروگرام رکھا گیا جس کی صدارت مکرم ریجنل پریذیڈنٹ صاحب نے کی۔ تنزانیہ کے دو مرکزی مربیان سلسلہ مکرم ریاض احمد ڈوگر صاحب اور مکرم کریم الدین شمس صاحب نے اس اجلاس میں تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔

30 اگست کو جلسہ کے آخری اجلاس کا آغاز صبح دس بجے ہوا۔ مختلف تقاریر کے بعد آخر پر ریجنل مربی سلسلہ مکرم یوسف عثمان صاحب نے شاملین کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم ریاض احمد ڈوگر صاحب نے اختتامی دعا کروائی اور اس طرح یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

ہومیوپیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ
ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک
0333-9797798 ☆ 0333-9797797
047-6212399 ☆ 047-6211399

درخواست دعا

مکرم محمد ریاض سراء صاحب دار العلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کی اہلیہ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ سانس اور معدہ کی تکلیف کے باعث طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

☆..........☆..........☆

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم یکم مارچ

طلوع فجر	5:15
طلوع آفتاب	6:34
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	6:08
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	29 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	17 سنٹی گریڈ

موسم جزوی طور پر ابر آلود رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

یکم مارچ 2016ء

7:45 am	خطبہ جمعہ 9۔اپریل 2010ء
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	اجتماع وقف نو
1:55 pm	سوال وجواب
3:55 pm	خطبہ جمعہ 26 فروری 2016ء (سندھی ترجمہ)
8:20 pm	اجتماع وقف نو

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار روزانہ صبح 10 تا شام 5 بجے تک
چھٹی بروز جمعۃ المبارک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک باعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

وردہ فیبرکس
فرنٹ 2016ء کے ڈیزائن
لان ہی لان
موسم نے لی انگڑائی۔ لان وردہ پر نئی آئی
ہمارے ہاں تمام لان فیکٹری ریٹ پر حاصل کریں۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Study in USA & Canada
Without & With IELTS
After Study get P.R Only With IELTS or O-Level English
*Wichita State University
*Wright State University
*Algoma University
*University of Manitoba
*The University of Winnipeg
*University of Windsor
* Georgian College
*Humber College Toronto
*University of Fraser Valley
*Niagara College
EC Education Concern
Student can contact us from any city & any country
67-C, Faisal Town, Lahore, Pakistan
+92-42-35177124 / 0302-8411770 / 0331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com Skype counseling.educon

ہوزری کی دنیا میں بلند مقام ہے
لائل پور۔ فیصل آباد کا پرانا نام ہے
لائل پور ہوزری سٹور
کارز جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی 0412619421

ٹاپ برانڈز/ ڈیزائنرز ورائٹی دستیاب ہے
سیل۔ سیل۔ سیل
انصاف کلاتھ ہاؤس
Men Women Kids
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

2016 ADMISSION OPEN
داخلے جاری ہیں
CHAMPIONS OF TODAY CUSTODIANS OF TOMORROW
CHAMPS Canadian Education System
School of Champs
انتہائی صاف ستھرے ماحول میں کوالیفائیڈ ٹیچرز کی نگرانی میں آن لائن انگلش عربی کلاسز
پلے گروپ 2½ سے 3½ سال ✪ J.K 3½ سال سے 4½ سال تک
S.K 4 تا 5 سال ✪ بچوں کی پڑھائی کے لئے آڈیو ویڈیو کی سہولت بھی ہے۔
Big Discount For First 100 Admissions
Admission Fee 30%
Tution Fee 20%
Books & Uniform 10%
PLAY GROUP to 5th Grade
Every Student Can Be A Champ
38, Block 22, Darul Rehmat Sharqi (Bashir)Rabwah.047 621 1551 / 0333 670 5013

Deals in HRC,CRC,EG,P&O, Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

الحمید جدید ہومیو سٹور
معیاری جرمن فرانس ادویات دیگر سامان ہومیوپیتھی
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
فون: 047-6211510
0344-7801578
سراج مارکیٹ ربوہ

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
13 مارچ سے نئی کلاس کا آغاز ہوگا۔ داخلہ جاری
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔
رابطہ: عمران احمد ناصر
0334-6361138 مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا باعتماد ادارہ
H2-278 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com

FR-10